

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو اکتیس

پیشگوئیوں کے تانے بانے کی نقاب کشائی: مکاشفہ سے موجودہ حقائق تک کڑیوں کو جوڑنا

Jeff Pippenger

2024-03-12

گزشتہ مضامین میں ہم نے واضح کیا تھا کہ ملرائٹس نے یہ پہچانا تھا کہ وہ دس کنواریوں کی تمثیل، حقوق باب دو اور حزقی ایل باب بارہ آیات اکیس سے اٹھائیس تک کو پورا کر رہے تھے۔ حزقی ایل کی آیات بتاتی ہیں کہ جب آخری ایام میں یہ تینوں نبوی حوالہ جات کامل طور پر پورے ہوں گے تو "ہر رویا کا اثر" بھی پورا ہو جائے گا۔ سسٹر وائٹ بھی اس امر پر روشنی ڈالتی ہیں۔

کتابِ مکاشفہ میں بائبل کی سب کتابیں آ کر ملتی اور اپنے اختتام کو پہنچتی ہیں۔ یہاں کتابِ دانی ایل کی تکمیل ہے۔ ایک پیشین گوئی ہے؛ دوسرا مکاشفہ۔ جو کتابِ مہر بند کی گئی تھی وہ مکاشفہ نہیں تھی، بلکہ دانی ایل کی پیشین گوئی کا وہ حصہ ہے جو آخری ایام سے متعلق ہے۔ فرشتے نے حکم دیا، 'لیکن تو اے دانی ایل، ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر مہر لگا دے، یہاں تک کہ وقتِ آخر تک۔' دانی ایل 12:4۔ اعمال رسولوں، 585۔

دس کنواریوں کی تمثیل ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے میں حرف بہ حرف دہرائی جاتی ہے، جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا اور جب عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت نادان کنواریوں پر دروازہ بند کر دیا جائے گا تو ختم ہو جائے گا۔ تاریخ کے اس دور میں ہر رُویا کا اثر نمایاں ہوتا ہے، جس کی نمائندگی اس قول "بائبل کی تمام کتابیں آپس میں ملتی اور اختتام پذیر ہوتی ہیں" میں کی گئی ہے۔

گزشتہ مضمون میں ہم فہم کی ایک بنیاد قائم کر رہے تھے تاکہ تاریخ کے اس بیرونی سلسلے کو پیش کر سکیں جس کی نمائندگی دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں کی گئی ہے، جو زمین کے درندے کے جمہوری سینگ کی سیاسی تاریخ کو بیان کرتی ہے۔ وہ تاریخ زمین کے درندے کے حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کی مذہبی تاریخ کے ساتھ متوازی چلتی ہے۔ ہم نے چند نبوی خطوط کی نشاندہی کی ہے جو زمین کے درندے کے جمہوری سینگ سے متعلق ہیں، اور ہم ان خطوط کو اس نبوی تاریخ پر منطبق کر رہے ہیں جو وقتِ انجام میں، 1989 میں، شروع ہوئی تھی۔

زمین کے حیوان کا نبوتی دور، جو 1776 میں شروع ہوا اور 1798 میں وقتِ انتہا پر ختم ہوا، وہ خط ہے جسے ہم اس کوشش میں استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ اُن تمام خطوط کو، جو اس وقت اپنا اثر ڈال رہے ہیں، یکجا کر دیں۔ 1776 سے 1798 کے دور پر الفا اور اومیگا کی مہر ہے، کیونکہ یہ ایک قانون سازی کے اقدام سے شروع ہوتا ہے اور اسی پر ختم بھی ہوتا ہے، جو ایک قوم کے بولنے کے مترادف ہے۔

"قوم کی گفتگو اس کے قانون ساز اور عدالتی حکام کے عمل کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔" The Great Controversy, 443

زمین کے درندے کی ایک بنیادی خصوصیت اس کا بولنا ہے۔ ریاستہائے متحدہ کا آئین ایک الہامی دستاویز تھا جس نے مذہبی اور سیاسی آزادی کے دروازے کھول دیے، اور یوں کرتے ہوئے یورپ کے بادشاہوں اور کیتھولک کلیسا کی جانب سے صدیوں تک جاری رکھا گیا ظلم و ستم کے "سیلاب" کو نگل لیا۔

اور سانپ نے عورت کے پیچھے اپنے منہ سے سیلاب کی طرح پانی نکالا تاکہ اسے سیلاب بہا لے جائے۔ اور زمین نے عورت کی مدد کی، اور زمین نے اپنا منہ کھولا اور اس سیلاب کو نگل لیا جو اڑدہا نے اپنے منہ سے نکالا تھا۔ مکاشفہ 12:15، 16۔

بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر زمین سے نکلنے والے حیوان کی حکمرانی کے اختتام پر وہ پھر بولے گا، لیکن تب وہ اڑدہا کی مانند بولے گا، اتوار کے قانون کو نافذ کرے۔

اور میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے اوپر آتے دیکھا؛ اور اُس کے دو سینگ برہ کی مانند تھے، اور وہ اڑدہا کی مانند بولتا تھا۔ مکاشفہ 13:11۔

زمین کا درندہ 1798 میں چھٹی سلطنت کے طور پر آغاز ہوا، جب پاپائیت اپنی طاقت سے محروم کر دی گئی۔

"اور جب پاپائیت اپنی قوت سے محروم کر دی گئی اور اسے ایذا رسانی سے باز آنے پر مجبور ہونا پڑا، تو یوحنا نے ایک نئی طاقت کو ابھرتے دیکھا جو اڑدہا کی آواز کی گونج ہے اور اسی ظالمانہ اور کفر آمیز کام کو آگے بڑھائے۔ یہ طاقت، جو کلیسیا اور خدا کے قانون کے خلاف جنگ چھیڑنے والی آخری ہے، اس کی علامت برہ جیسے سینگوں والا ایک درندہ تھی۔" علاماتِ زمانہ، 1 نومبر، 1899۔

1798 میں، جب پاپائیت کو مہلک زخم لگا، ریاست ہائے متحدہ نے آواز بلند کی، اور جیسا کہ ہمیشہ الفا اور اومیگا کے ساتھ ہوتا ہے، ابتدا کا یہ بولنا آخر کے بولنے کا پیش خیمہ تھا۔ 1798 میں ایلین اینڈ سیدیشن ایکٹس کو قانون کی حیثیت سے منظور کیا گیا، جو آخر میں غیر قانونی امیگریشن اور میڈیا سے متعلق نافذ کیے جانے والے قوانین کا پیش خیمہ تھے۔

جس مدت پر ہم غور کر رہے ہیں، 1776 سے 1798 تک، اس پر الفا اور اومیگا کی چھاپ ہے، کیونکہ یہ ابتدا میں اعلانِ آزادی کے "بولنے" کی نشاندہی کرتی ہے، جو 1798 کے غیر ملکی اور بغاوت کے قوانین کی تمثیل کرتی ہے۔ اس مدت کے وسط میں آپ کو ریاست ہائے متحدہ کا آئین ملتا ہے۔ یہ مدت زمین کے درندے کی حکمرانی کی نبوتی نمائندگی فراہم کرتی ہے، کیونکہ یہ بھیڑ کے بچے کی طرح بولنے سے شروع ہوتی ہے، لیکن اس کا اختتام ایسی قانون سازی پر ہوتا ہے جو اڑدہا کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی چیز کی ابتدا اور انتہا ایک دوسرے کی ضدوں کے ساتھ میل کھاتی ہیں۔ اس مدت کا پہلا سنگِ میل آخری سنگِ میل میں ظاہر ہوتا ہے، اور درمیانی سنگِ میل ریاست ہائے متحدہ کا آئین تھا، جس کی توثیق تیرہ ریاستوں نے کی تھی۔ عبرانی لفظ "سچائی" عبرانی حروفِ تہجی کے پہلے حرف، پھر تیرہواں حرف، اور پھر آخری حرف سے بنایا گیا تھا۔

جس زمانے پر ہم اب غور کر رہے ہیں اس پر اُس اول و آخر کی مہر ثبت ہے جو حق ہے۔ یہ مدت ایک ایسی مدت کی نمائندگی کرتی ہے جو بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہی کے طور پر زمین کے حیوان کی حکومت کے آغاز تک لے جاتی ہے، اور لہذا یہ ایک ایسی مدت کی بھی نمائندگی کرتی ہے جو بائبل کی نبوت کی اسی چھٹی بادشاہی کے طور پر زمین کے حیوان کی حکومت کے اختتام تک لے جاتی ہے۔ وہ مدت 1989 میں وقتِ اختتام پر شروع ہوئی۔ 1776 سے 1798 کی مدت کو 1989 سے لے کر عنقریب آنے والے اتوار کے قانون تک منطبق کیا جانا ہے، جب زمین کا حیوان اڑدہا کی مانند بولے گا، جیسا کہ Alien and Sedition Acts اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہ مفید ہوگا کہ ہم اپنے مطالعہ میں ایک اور نبوتی حقیقت شامل کریں۔ وہ حقیقت "وقتِ آخر" کے ایک علامتی پہلو سے متعلق ہے جسے اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے۔ لاوڈیقائی ایڈونٹزم غالباً بخوبی واقف ہے کہ 1798 "وقتِ آخر" تھا، لیکن ان کی سمجھ عموماً وہیں ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ انہیں اس بات کا ادراک نہیں کہ ہر اصلاحی سلسلہ دوسرے اصلاحی سلسلوں کے متوازی چلتا ہے۔ ہر اصلاحی سلسلہ "وقتِ آخر" سے شروع ہوتا ہے۔

موسیٰ مسیح کے نمونہ تھے، اور خود موسیٰ نے اس حقیقت کو براہِ راست بیان کیا، اور پطرس نے اعمال رسولوں کی کتاب میں اس کی تصدیق کی۔

تیرا خداوند خدا تیرے لیے تیرے درمیان سے، تیرے بھائیوں میں سے، میرے مانند ایک نبی برپا کرے گا؛ تم اس کی سننا۔ استثنا 18:15

یسوع کو "موسیٰ کے مانند" ہونا تھا۔

اور اب، بھائیو، میں جانتا ہوں کہ تم نے نادانی سے یہ کیا، جیسے تمہارے سرداروں نے بھی کیا۔ لیکن جن باتوں کی خدانے پہلے اپنے سب نبیوں کے منہ سے خبر دی تھی—کہ مسیح دکھ اٹھائے گا—انہیں اس نے اسی طرح پورا کیا ہے۔ پس توبہ کرو اور رجوع کرو تاکہ تمہارے گناہ مٹا دیے جائیں، اور خداوند کی حضوری سے تازگی کے اوقات آئیں؛ اور وہ عیسیٰ مسیح کو بھیجے گا جس کے بارے میں تمہیں پہلے منادی کی گئی تھی۔ جیسے آسمان کو اپنے پاس رکھنا لازم ہے جب تک کہ سب چیزوں کی بحالی کے زمانے نہ آئیں، جن کے بارے میں خدانے دنیا کے شروع سے اپنے سب پاک نبیوں کے منہ سے فرمایا ہے۔ کیونکہ موسیٰ نے واقعی باپ دادوں سے کہا تھا: تمہارے خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے میرے مانند تمہارے لیے ایک نبی کھڑا کرے گا؛ جو کچھ وہ تم سے کہے تم اسے ہر بات میں سننا۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر جان جو اُس نبی کی نہ سنے گی، لوگوں میں سے ہلاک کی جائے گی۔ بلکہ سموئیل سے لے کر بعد کے سب نبیوں تک، جتنے نے بھی کلام کیا ہے، انہوں نے بھی ان دنوں کی پیشین گوئی کی ہے۔ اعمال 3:17-24۔

موسیٰ کی تاریخ میں وقتِ آخر اُن کی ولادت تھی، اور یہ مسیح کی ولادت کی ایک مثال تھی۔ مسیح اور موسیٰ دونوں کی ولادت کے موقع پر علم میں ایسا اضافہ ہوا جو اُس نسل کی آزمائش بن گیا۔ دونوں کی ولادت کی خبر نے مصر اور روم کی اڑدہا صفت قوتوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ نبوت کے مطابق وعدہ شدہ ہستیوں کو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ پہاڑیوں پر چرواہے اور مشرق سے آنے والے دانا لوگ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے وقتِ آخر میں علم میں ہونے والے اس اضافے کو سمجھا۔

جو بات عموماً نظر انداز ہو جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ وقتِ اختتام میں دو نشانِ راہ ہیں۔ یہ صرف موسیٰ ہی نہیں تھے جو پیدا ہوئے تھے بلکہ اس سے تین سال پہلے ان کے بھائی ہارون پیدا ہو چکے تھے۔ مسیح کی پیدائش سے چھ ماہ پہلے ان کے کزن جان پیدا ہوا تھا۔ 1798 کو "وقتِ اختتام" کی سب سے عام پہچان سمجھا جاتا ہے، اور 1798 میں وہ درندہ (سیاسی نظام) جس پر (بدکار عورت) نے عہدِ تاریکی کے دوران سواری کی تھی، قتل کر دیا گیا، اور ایک سال بعد وہ "عورت" بھی مر گئی جس نے اس درندے پر سواری کی تھی۔

1989 میں دو صدر تھے۔ ریگن نے 1989 کی حلف برداری تک حکومت کی، اور پھر بش اول نے اقتدار سنبھالا۔ بارہ سو ساٹھ برس کے اختتام کی مثال بابل میں اسیری کے ستر برس تھے، اور جب جنرل کوروش، جو داریوش کا بھانجا تھا، نے ضیافت کی رات بلشصر کو سزائے موت دی، تو اصل بادشاہ داریوش تھا۔ داریوش اور کوروش اُس زمانہ اختتام کے دو سنگِ میل کی نمائندگی کرتے ہیں۔

موسیٰ اور ہارون، یوحنا اور یسوع، داریوش اور کوروش، پاپائیت اور پوپ، اور ریگن اور بش کے درمیان نبوی نسبتیں، جب درست طریقہ کار کے ساتھ مطالعہ کی جائیں، تو نبوی روشنی کے سرچشمے ثابت ہوتی ہیں۔ یہاں جس بات کی طرف ہم نشان دہی کریں گے وہ یہ ہے کہ یوحنا، جو یسوع کے قرابت دار تھے، بیابان میں پکارنے والی آواز تھے—جس کی مثال پہلے موسیٰ کے بھائی ہارون نے قائم کی تھی، جو موسیٰ سے ملنے کے لیے بیابان میں گئے تاکہ ان کی آواز بنیں۔

مسح مسیح سے پہلے کے تیس سالہ عرصے میں، اور ضد مسیح کے ظہور سے پہلے کے تیس سالوں میں، ایک سنگ میل ہے جو ایک "آواز" کی نشاندہی کرتا ہے۔ مسیح کے لیے یہ یوحنا کی وہ آواز تھی جو بیابان میں پکار رہی تھی۔ 533 میں جسٹینین نے ایک فرمان جاری کیا جس میں ضد مسیح کو بدعتیوں کی اصلاح کرنے والا اور کلیسا کا سربراہ قرار دیا۔ جسٹینین کا یہ فرمان وہ "آواز" تھا جس نے 538 میں کونسل آف اورلینز میں اتوار کے قانون کے "فرمان" کی راہ ہموار کی۔

جنرل سائرس کی فوج وہ آواز تھی جو اس بات کی نشاندہی کرتی تھی کہ داریوش کی جانب سے بابل کی فتح قریب الوقوع تھی۔

"بابل کی فصیلوں کے سامنے کورش کی فوج کی آمد یہود کے لیے اس بات کی علامت تھی کہ ان کی اسیری سے نجات کا وقت قریب آ رہا ہے۔ کورش کی پیدائش سے ایک صدی سے بھی زیادہ پہلے الہام نے اسے نام لے کر یاد کیا تھا، اور یہ بھی قلم بند کرا دیا تھا کہ وہ بالفعل کون سا کام انجام دے گا: بابل کے شہر کو غافلگیرانہ طور پر فتح کرنا، اور فرزندان اسیری کی رہائی کی راہ ہموار کرنا۔ اشعیا کے ذریعے یہ کلام فرمایا گیا تھا:"

'یوں خداوند اپنے مسح کیے ہوئے کورش سے فرماتا ہے، جس کا دہنا ہاتھ میں نے تھام رکھا ہے، تاکہ قوموں کو اس کے آگے زیر کر دوں؛ ... اس کے آگے دو پٹی دروازے کھول دوں؛ اور دروازے بند نہ ہوں گے؛ میں تیرے آگے آگے چلوں گا اور ٹیڑھے مقامات کو سیدھا کروں گا: میں پیتل کے دروازوں کو ٹکڑے ٹکڑے کروں گا اور لوہے کی سلاخیں کاٹ ڈالوں گا: اور میں تجھے تاریکی کے خزانے اور پوشیدہ جگہوں کی چھپی ہوئی دولت دوں گا، تاکہ تو جانے کہ میں، خداوند، جو تجھے تیرے نام سے پکارتا ہوں، اسرائیل کا خدا ہوں۔' اشعیا 1:45-3۔ انبیا اور بادشاہ، 551۔

جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ دو گواہوں یا دو نشان راہ کے ذریعے ایک نبوی "وقت انجام" متعین کیا جاتا ہے، تو یہ بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان دو نشان راہ میں سے ایک آنے والی تاریخ کی شناخت، اعلان یا تنبیہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہارون، یوحنا، کوروش اور جسٹینین اس نشان راہ کی نمائندگی کرتے ہیں جو وقت انجام سے پہلے آتا ہے۔ 1798 میں وقت انجام، 1776 سے 1798 تک پر مشتمل دور کا اختتام ہے۔ اس تاریخ کے وسط میں موجود نشان راہ، آنے والی تاریخ کے لیے بیابان میں پکارنے والی آواز ہے۔ وہ تاریخ ایک ایسی اشاعت سے شروع ہوئی جو بادشاہ یا پوپ میں سے کسی کی بھی آمرانہ حکمرانی کو مسترد کرتی تھی، اور ایک ایسی اشاعت پر ختم ہوئی جو ایک آمر کے کردار کی نمائندگی کرتی تھی۔ درمیانی اشاعت نے آنے والی تاریخ کی "تنبیہ" کی نمائندگی کی، اور یہ تنبیہ تھی کہ تاریخ کے اختتام پر ریاست ہائے متحدہ کا آئین کالعدم کر دیا جائے گا۔

وہ تاریخی سلسلہ 1989 میں دہرایا جانے لگا، اور اس کا اختتام اتوار کے قانون پر ہوتا ہے، جب بیابان سے آنے والی وہ تنبیہ، جو دو سو سال پہلے 1789 میں دی گئی تھی، رد کر دی جاتی ہے۔ 1989 آیت چالیس کے اختتام پر اختتام وقت تھا، اور یہ 1798 کے اختتام وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ 1989 کی مطابقت 1776 سے ہے، اور اتوار کا قانون 1798 کی نمائندگی کرتا ہے۔ تاریخ کے وسط میں، جہاں ہر رؤیا کا اثر پورا ہوتا ہے، وہ تاریخ جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی اور 1789 کی تنبیہ تک جاری رہتی ہے، پوری ہو جاتی ہے اور آئین کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے۔ درمیان میں لازماً ایک سنگ میل ہونا چاہیے، کیونکہ خدا کبھی نہیں بدلتا۔ وہ سنگ میل جلد آنے والے اتوار کے قانون سے شروع ہونے والی نبوتی تاریخ کے لیے ایک تنبیہ کی نمائندگی کرے گا۔

1989، آیت 40 میں اختتام وقت کی نشاندہی کرتا ہے، جو آیت 41 میں اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے۔ وہ انتباہی پیغام جو اختتام وقت کے بعد مگر اتوار کے قانون سے پہلے آیا، 11 ستمبر 2001 کو آیا تھا۔ یہ خبردار کرتا ہے کہ اس تاریخی دور کے اختتام پر، تیسرا ہائے جو 11 ستمبر 2001 کو آیا اور فوراً روک دیا گیا، غیر متوقع طور پر اچانک پھر حملہ کرے گا، اور ہزاروں شہر تباہ ہو جائیں گے۔ جب وہ تباہی آئے گی

تو شیطان اپنا حیرت انگیز کام شروع کرے گا، اور یہ کام عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت شروع ہوگا۔

"اے کاش خدا کی قوم کو ہزاروں شہروں کی قریب الوقوع تباہی کا احساس ہوتا، جو اب تقریباً بت پرستی میں ڈوب چکے ہیں! لیکن جنہیں حق کا اعلان کرنا چاہیے ان میں سے بہت سے اپنے بھائیوں پر الزام تراشی اور انہیں مجرم ٹھہرانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جب خدا کی تبدیلی بخش قدرت اذہان پر نازل ہوگی تو ایک واضح تبدیلی آئے گی۔ لوگوں میں عیب جوئی اور دوسروں کو گرانے کی کوئی رغبت نہ رہے گی۔ وہ ایسی رکاوٹ بن کر کھڑے نہ ہوں گے جو روشنی کو دنیا پر چمکنے سے روکے۔ ان کی تنقید، ان کی الزام تراشی ختم ہو جائے گی۔ دشمن کی طاقتیں جنگ کے لیے صف آرا ہو رہی ہیں۔ کڑے معرکے ہمارے سامنے ہیں۔ آپس میں قریب آؤ، میرے بھائیو اور بہنو، آپس میں قریب آؤ۔ مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو جاؤ۔ تم نہ کہو، سازش، ... نہ تم ان کے ڈر سے ڈرو اور نہ گھبراؤ۔ رب الافواج کو خود مقدس جانو؛ اسی سے ڈرو اور اسی سے ہیبت کھاؤ۔ اور وہ ایک مقدس پناہ گاہ ہوگا؛ لیکن اسرائیل کے دونوں گھروں کے لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھوکر کی چٹان، اور یروشلم کے باشندوں کے لیے پھندا اور دام ہوگا۔ اور ان میں سے بہت سے ٹھوکر کھائیں گے، اور گریں گے، اور ٹوٹ جائیں گے، اور پھنسیں گے، اور پکڑے جائیں گے۔"

دنیا ایک اسٹیج ہے۔ اداکار، یعنی اس کے باشندے، عظیم آخری ڈرامے میں اپنا کردار ادا کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ خدا نظروں سے اوجھل ہے۔ بنی نوع انسان کی بڑی اکثریت میں کوئی اتحاد نہیں، سوائے اس کے کہ لوگ اپنے خود غرضانہ مقاصد پورے کرنے کے لیے آپس میں اتحاد باندھ لیتے ہیں۔ خدا دیکھ رہا ہے۔ اپنے نافرمان بندوں کے بارے میں اس کے مقاصد پورے ہو کر رہیں گے۔ اگرچہ خدا کچھ مدت کے لیے انتشار اور بد نظمی کے عناصر کو غالب آنے کی اجازت دے رہا ہے، مگر دنیا انسانوں کے ہاتھوں میں نہیں دے دی گئی۔ نیچے کی طرف سے آنے والی ایک طاقت ڈرامے کے آخری عظیم مناظر برپا کرنے کے لیے کام کر رہی ہے—شیطان مسیح بن کر آ رہا ہے، اور ہر طرح کی ناراستی کی فریب کاریوں کے ساتھ ان میں کام کر رہا ہے جو خفیہ انجمنوں میں اپنے آپ کو باہم باندھ رہے ہیں۔ جو لوگ اتحاد کے جنون کے آگے جھک رہے ہیں وہ دشمن کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ سبب کے بعد اثر آئے گا۔

نافرمانی تقریباً اپنی حد کو پہنچ چکی ہے۔ دنیا میں افراتفری چھائی ہوئی ہے، اور بہت جلد انسانوں پر ایک بڑی دہشت طاری ہونے والی ہے۔ انجام بہت قریب ہے۔ ہم جو سچائی سے واقف ہیں، ہمیں اس کے لیے تیاری کرنی چاہیے جو بہت جلد دنیا پر انتہائی حیران کن طور پر ٹوٹ پڑنے والا ہے۔ ریویو اینڈ پیرلڈ، 10 ستمبر 1903ء

وہ انتباہ جس کی نمائندگی 1789 میں آئین کے نفاذ سے ہوئی تھی، تیسرے فرشتے کا انتباہ ہے، جو دوسرے قادم پر لوٹ آتا ہے، جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی شروع ہوتی ہے۔ یہ انتباہ مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کی پہلی آواز کا انتباہ ہے، اور اس وقت نہ صرف نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں زمین بوس ہوئیں، بلکہ آئین کی اصل روح بھی بدل دی گئی۔ آئین تحریر کیا گیا اور اس کی بنیاد انگریزی قانون پر رکھی گئی، جس کے بنیادی فلسفے کو سادہ طور پر یوں بیان کیا جا سکتا ہے: "جب تک جرم ثابت نہ ہو، شخص بے قصور ہے۔" آئین اس مقصد کے تحت لکھا گیا کہ جیسے رومی قانون کہا جاتا ہے اسے رد کیا جائے، جس کے بنیادی فلسفے کو سادہ طور پر یوں بیان کیا جا سکتا ہے: "جب تک بے گناہی ثابت نہ ہو، شخص قصوروار ہے۔"

1789 میں بیابان سے آنے والی وہ تنبیہ، جس کی نمائندگی آئین کرتا ہے، 11 ستمبر 2001 کی تنبیہ کی نمائندگی کرتی ہے، اور صرف جلتی ہوئی عمارتوں نے ہی اس تاریخ پر حرف بہ حرف تکمیل کی مہر ثبت نہیں کی، بلکہ پیٹریاٹ ایکٹ کی منظوری نے بھی اس تنبیہ کی نمائندگی کی۔

پیٹریاٹ ایکٹ (2001ء) کا "دہشت گردی کو روکنے اور اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے درکار مناسب آلات فراہم کر کے امریکا کو متحد اور مضبوط بنانے کا قانون" 11 ستمبر 2001 کے دہشت گردانہ حملوں کے فوراً بعد ریاستہائے متحدہ کی کانگریس میں متعارف کرایا گیا۔ یہ بل 23 اکتوبر 2001 کو ایوان نمائندگان میں اور 24 اکتوبر 2001 کو سینیٹ میں پیش کیا گیا۔ 26 اکتوبر 2001 کو صدر جارج ڈبلیو بش نے اس پر دستخط کر کے اسے قانون بنا دیا۔ پیٹریاٹ ایکٹ کا مقصد حکومت کی یہ صلاحیت بڑھانا تھا کہ وہ دہشت گردی کے واقعات کی تحقیقات اور ان کی روک تھام کر سکے اور نگرانی اور قانون نافذ کرنے کے اختیارات میں توسیع کر سکے، اور اس نے انگریزی قانون کے اس بنیادی اور اساسی اصول کو مسترد کیا جس کے مطابق ہر شخص کو مجرم ثابت ہونے تک بے گناہ سمجھا جاتا ہے۔ آج بھی حکومت کے اندر موجود اشرافیہ اسے قانون کے مقررہ طریقہ کار، رازداری اور منصفانہ عدالتی سماعتوں کو چکمہ دینے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

ہم اس مطالعے کو اپنے اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اس ہیبتناک اور پُروکار وقت میں ہماری حالت کیا ہے؟ افسوس، کلیسیا میں کیسا غرور غالب آگیا ہے، کیسی رباکاری، کیسا فریب، لباس سے محبت، ہلکا پن اور تفریح پسندی، بالادستی کی کیسی خواہش! یہ سب گناہ ذہن پر چھا گئے ہیں، یہاں تک کہ ابدی حقیقتیں پہچانی ہی نہیں گئیں۔ کیا ہم کلام مقدس کی جستجو نہ کریں، تاکہ ہم جان سکیں کہ اس دنیا کی تاریخ میں ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیا ہم اس کام کے بارے میں باشعور نہ ہوں جو اس وقت ہماری خاطر انجام دیا جا رہا ہے، اور اس مقام کے بارے میں جسے ہمیں گنہگاروں کے طور پر اختیار کرنا چاہیے جب یہ کفارہ کا کام آگے بڑھ رہا ہے؟ اگر ہمیں اپنی جانوں کی نجات کی کوئی پروا ہے تو ہمیں ایک فیصلہ کن تبدیلی لانی ہوگی۔ ہمیں سچی توبہ کے ساتھ خداوند کو تلاش کرنا چاہیے؛ ہمیں گہری قلبی ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے تاکہ وہ مٹا دیے جائیں۔

ہمیں اب مزید سحر زدہ زمین پر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ ہم تیزی سے اپنی مہلت آزمائش کے اختتام کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ ہر جان یہ پوچھے: میں خدا کے حضور کس حال میں کھڑا ہوں؟ ہم نہیں جانتے کہ کتنی جلد ہمارے نام مسیح کے لبوں پر لیے جائیں گے اور ہمارے مقدمات کا بالآخر فیصلہ ہو جائے گا۔ ہائے! یہ فیصلے کیا ہوں گے! کیا ہمیں راستبازوں میں شمار کیا جائے گا یا شریروں میں گنا جائے گا؟

کلیسیا اٹھ کھڑی ہو، اور خدا کے حضور اپنی برگشتگیوں پر توبہ کرے۔ نگہبان جاگ اٹھیں، اور نرسنگے سے صاف و صریح آواز بلند کریں۔ یہ ایک واضح تنبیہ ہے جس کا ہمیں اعلان کرنا ہے۔ خدا اپنے خادموں کو حکم دیتا ہے: "زور سے پکار، دریغ نہ کر، اپنی آواز نرسنگے کی مانند بلند کر، اور میری قوم کو ان کی خطا، اور یعقوب کے گھرانے کو ان کے گناہ بتا۔" لوگوں کی توجہ حاصل کی جانی چاہیے؛ جب تک یہ نہ ہو، ساری کوششیں سودے؛ خواہ آسمان سے کوئی فرشتہ اتر کر ان سے کلام ہی کیوں نہ کرے، اس کے الفاظ اتنے ہی بے اثر ہوں گے جتنے کہ اگر وہ موت کے ٹھنڈے کان میں بول رہا ہو۔ کلیسیا کو عمل کے لیے بیدار ہونا ہوگا۔ جب تک وہ راستہ تیار نہ کرے، خدا کی روح کبھی نہ آئے گی۔ دل کا گہرا محاسبہ ہونا چاہیے۔ متحد اور ثابت قدم دعا ہونی چاہیے، اور ایمان کے وسیلے سے خدا کے وعدوں پر دعویٰ کیا جائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قدیم زمانوں کی طرح بدن کو ٹاٹ سے نہ ڈھانپا جائے، بلکہ جان میں گہری فروتنی ہو۔ ہمیں خود مبارکی اور خود بلندپروازی کا ادنیٰ سا بھی سبب حاصل نہیں۔ ہمیں خدا کے زور اور ہاتھ کے ماتحت فروتنی اختیار کرنی چاہیے۔ وہ سچے طالبوں کو تسلی اور برکت دینے کے لیے ظاہر ہوگا۔

کام ہمارے سامنے ہے؛ کیا ہم اس میں لگیں گے؟ ہمیں تیزی سے کام کرنا چاہیے، ہمیں ثابت قدمی سے آگے بڑھنا چاہیے۔ ہمیں خداوند کے عظیم دن کے لیے تیاری کرنی چاہیے۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کو وقت نہیں، نہ ہی خود غرض مقاصد میں مشغول ہونے کا وقت۔ دنیا کو خبردار کیا جانا ہے۔ ہم بطور افراد دوسروں کے سامنے روشنی لانے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ خدا نے ہر انسان کے سپرد اس کا کام کیا ہے؛ ہر

ایک نے اپنا حصہ ادا کرنا ہے، اور اس کام سے غفلت صرف اپنی روحوں کو خطرے میں ڈال کر ہی کی جا سکتی ہے۔

اے میرے بھائیو، کیا تم روح القدس کو رنجیدہ کرو گے اور اسے رخصت ہونے پر مجبور کرو گے؟ کیا تم اس لیے مبارک نجات دہندہ کو باہر رکھو گے کہ تم اس کی حضوری کے لیے تیار نہیں ہو؟ کیا تم سچائی کے علم کے بغیر جانوں کو ہلاک ہونے کے لیے اس لیے چھوڑ دو گے کہ تم اپنے آرام سے اس قدر محبت کرتے ہو کہ تم وہ بوجھ اٹھانا گوارا نہیں کرتے جو یسوع نے تمہارے لیے اٹھایا؟ اؤ ہم نیند سے جاگ اٹھیں۔ 'ہوشیار اور جاگتے رہو؛ کیونکہ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر کی طرح اس تلاش میں پھرتا ہے کہ کسی نکل جائے۔' 22، Review and Herald، مارچ، 1887.